

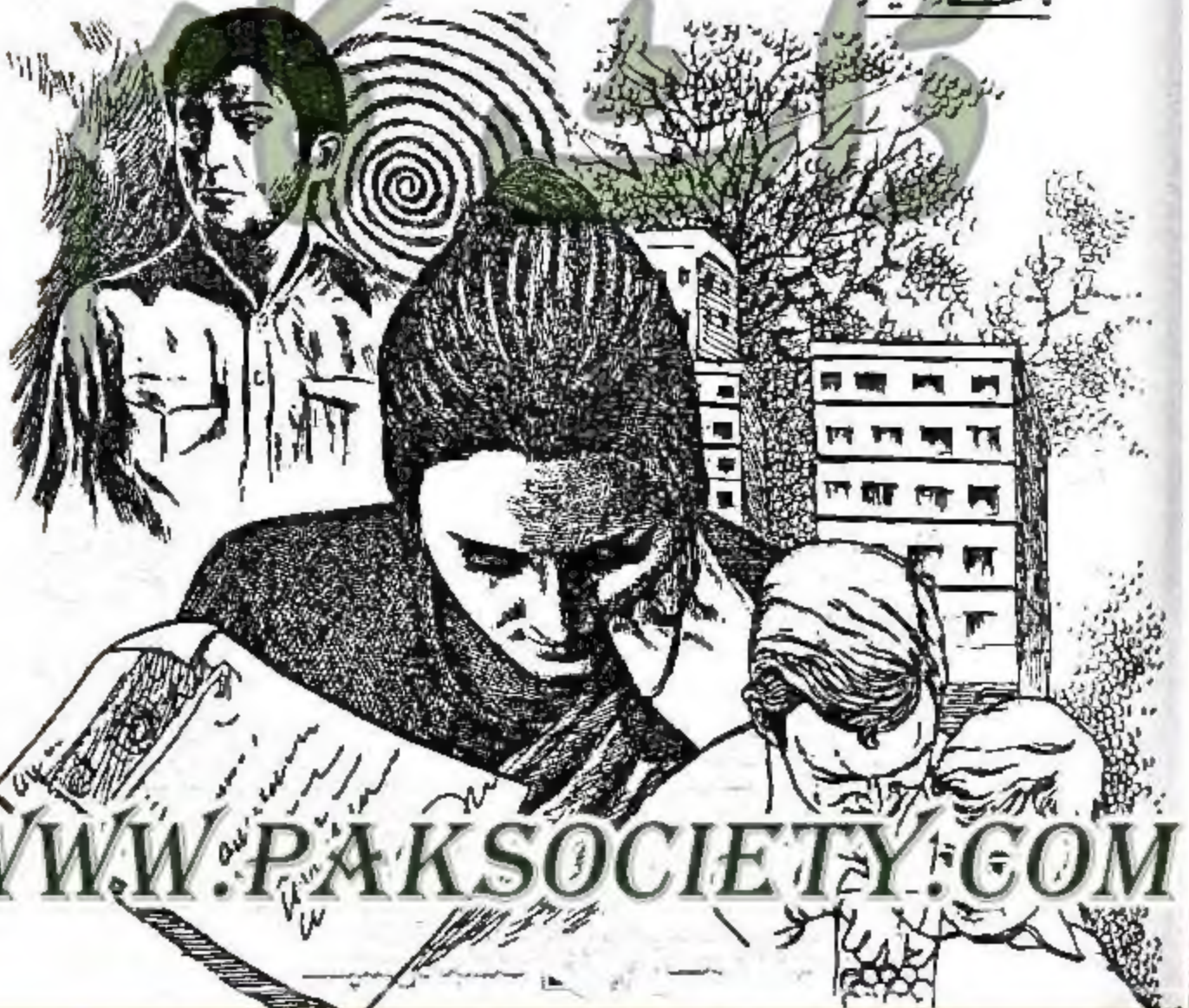
خاندان کسی فردِ واحد کا نام نہیں... بلکہ ایک سے زیادہ افراد کے مجموعہ کا مظہر ہوتا ہے یہ اور بات کہ اس مجموعے میں اتفاق کی گنجائش زیادہ ہے یا انتشار کی بے کلی... مگر اسے یہ زعم تھا کہ وہ اپنی ہی ذات میں ایک مکمل خاندان ہے اور... جب زندگی نے آزمایا تو احساس ہوا کہ کڑی آزمائشوں میں، تنہائی کی راتوں میں جب حوصلہ ساتھ چھوڑتا ہے تو ایسے میں کسی اپنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اس نے بھی جب پیچھے ہلت کر دیکھا تو ایک سایہ اسے اپنے تعاقب میں نظر آیا جو شاید اس کا اپنا تھا۔

نفس کے فریب میں مبتلا ایک خوب صورت

بستہ من کا احسان

خاندان

کاشفِ زیر



WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ علامہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

- ☆ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ☆ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ☆ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ☆ پیریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ☆ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل رینج
- ☆ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسج کمانے کے لئے شریک نہیں کیا جاتا
- ☆ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریریوم ایبل لنک
- ☆ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو
- ☆ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ☆ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ☆ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
- ☆ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ☆ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ☆ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

← ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

← ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

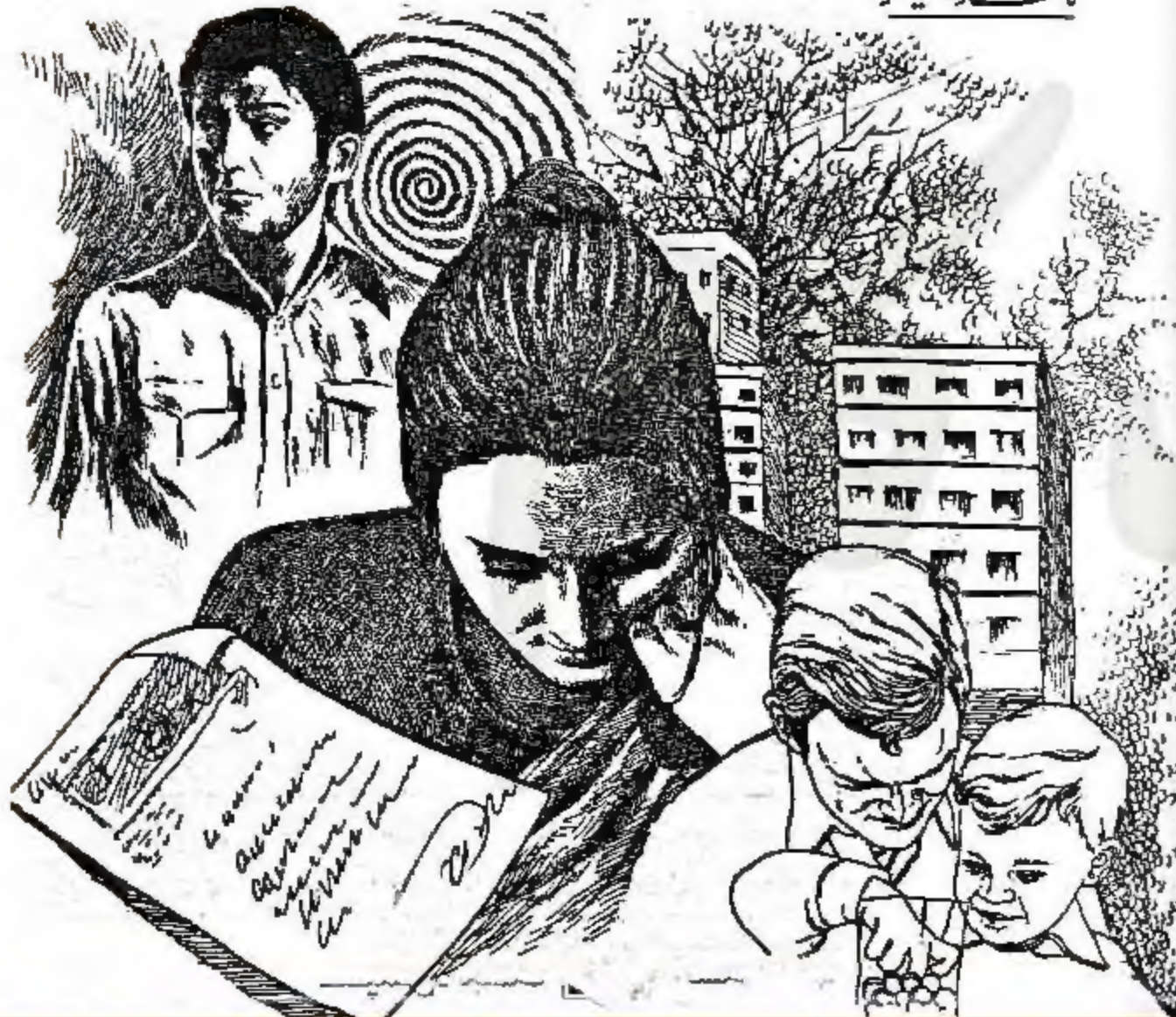
بچ نیلسن دوستوں کے ہمراہ پارٹس تھا اور خاصی پی چکا تھا۔ آج ایک اینڈ ٹائٹ ٹی اور میٹ میں ایک ایک اینڈ ٹائٹ وہ اپنے دوستوں کے ہمراہ گزرتا تھا۔ پارٹس دو دو کلین ان سے واقف تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ مقررہ حد تک پی چکے تھے، اس لیے جب میٹ نے ہاتھ لہرایا تو اس نے انکار کر دیا۔ ”تم لوگ بہت پی چکے ہو اور اب کمروں کی طرف روانہ ہو جاؤ۔“ ”ہم گاہک ہیں۔“ جارج چاہا۔ ”کسٹمرز آل ویز رائٹ۔“ ”مگر کسٹمرز اس وقت بالکل رائٹ ہو چکے ہیں۔“ دو کلین بولا۔ ”بہتر ہو گا تم لوگ روٹنگی سے پہلے ایک لیمن ڈراپ لے لو۔ میں اسے اچھے اور مستعمل گاہک کھونا نہیں چاہتا۔“ ان کو بھی اندازہ تھا کہ وہ اپنی حد کے

خاندان کسی فرد واحد کا نام نہیں... بلکہ ایک سے زیادہ افراد کے مجموعہ کا مظہر ہوتا ہے یہ اور بات کہ اس مجموعے میں اتفاق کی گنجائش زیادہ ہے یا انتشار کی بے کلی... مگر اسے یہ زعم تھا کہ وہ اپنی ہی ذات میں ایک مکمل خاندان ہے اور... جب زندگی نے آزمایا تو احساس ہوا کہ کڑی آزمائشوں میں، تنہائی کی راتوں میں جب حوصلہ ساتھ چھوڑتا ہے تو ایسے میں کسی اپنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اس نے بھی جب پیچھے ہلت کر دیکھا تو ایک سایہ اسے اپنے تعاقب میں نظر آیا جو شاید اس کا اپنا تھا۔

نلسن کے قریب میں مسئلہ ایک خوب صورت
بستہ من کا احسان

خاندان

کاشف زبیر



[illegible]

”مجھ اب تم خاندان والے ہو۔“ روز نے فریج کھول کر تاشے کے لیے سامان نکالتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم پی کر زانیہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تو تم جانتے ہو۔۔۔“

”ایسا نہیں ہوگا۔“ مجھ نے اس کی بات کاٹ کر کہا وہ اس وقت کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ کچرا اٹھانے والی گاڑی سڑک کے کنارے رکھے ڈسٹ بن کے پاس رکھی تھی اور پھر اس کے آٹومیٹک آہنی ہاتھ نے ڈسٹ بن اٹھا کر گاڑی میں خالی کر دیا تھا۔ اس کا دو رکٹ اور خون آلود رومال اسی میں تھا۔ اس نے سکون کا سانس لیتے ہوئے روز کی طرف دیکھا۔ ”میں پوری احتیاط کرتا ہوں۔ مجھے خاندان کا احساس ہے۔“

”یہ ایک خطرہ ہے جو تم خود مول لیتے ہو۔“ روز نے آہستہ سے کہا وہ تقریباً چوبیس برس کی خوب صورت عورت تھی۔ ان کی شادی کو تین سال ہو چکے تھے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھے۔ ”مجھ کے کان خبر پر لگے ہوئے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ پولیس جیسے ہی کسی مشکوک فرد کو حراست میں لے گی تو اس کا مطلب ہوگا جلد یا بدیر وہ اس معاملے میں ملوث ہو جائے گا۔ ناٹا بناتے ہوئے روز نے میک کو اسے تھما دیا اور وہ اسے اوپر لے آیا۔ میک ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ ”مجھ واش روم میں ضروریات سے فارغ ہوتے اور پھر شاور لیتے ہوئے اس سے بات کرتا رہا۔ اس سے بات کی جاتی تو وہ بہت خوش ہوتا تھا۔“

پھر وہ میک کو لے کر نیچے آیا اور اسے اس کی کارٹ میں ڈال دیا۔ ”مجھ چھٹی کا دن تھا اور وہ ساتھ ناٹا کرتے تھے۔“ مجھے دور ان وہ اس کی مصروفیات پر بات کرتی رہی۔۔۔ اس کا کہنا تھا کہ اس موسم میں سرکاری ملازمین کو چھٹی ملنی چاہیے جیسے ٹی کیپوں نے اپنے ملازمین کو دی تھی۔ ”مجھ نے کہا۔“ ”مجبوری ہے تم جاتی ہو سرکاری ملازمین کو تنخواہ ہی اس لیے دی جاتی ہے کہ وہ ہر حال اور موسم میں اپنے فرائض انجام دیتے رہیں۔“

تاشے سے فارغ ہو کر وہ مارکیٹ جانے کے لیے گیراج میں آیا پہلے اس نے دین کی چابیوں کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر پھر اس نے ٹیلی ہنڈا کی چابی بورڈ سے اٹھائی۔ راستے میں وہ سوچ رہا تھا کہ میل پر تشدد کس نے کیا۔ گاڑی تو اس کی تھی۔ اس نے ذہن پر زور دیا کہ میل کس طرح اس کی گاڑی کے آگے آیا تھا۔ کیا کسی نے اسے دھکا دیا تھا یا وہ خود گرا تھا۔ مگر اسے کچھ یاد نہیں آیا۔ درحقیقت اس نے کچھ دیکھا ہی نہیں تھا۔ اس کی ساری توجہ

عقب میں تھی اور پھر جب میل پر سے گاڑی گزری تب بھی وہ بائیں طرف متوجہ تھا۔ اس نے دائیں طرف دیکھا نہیں تھا اس لیے اگر وہاں کوئی تھا تو وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ شاپنگ کے دوران بھی اس کا ذہن الجھا ہوا تھا مگر پھر اس نے سب کچھ ذہن سے جھٹک کر خریداری پر توجہ دی اور روز سے کال کر کے پوچھا کہ کوئی چیز منگوائی ہو تو وہ بتا دے۔ روز نے بھی کچھ سامان بتایا جو اس نے خرید لیا۔ اس روز ایک تو چھٹی کا دن تھا اور پھر طوفان کی پیش گوئی تھی اس لیے خریداریوں کا بے پناہ رش تھا۔ اسے سامان لے کر واپس آنے میں کئی گھنٹے لگ گئے تھے۔

اس شام وہ ڈنر کے بعد لاؤنج میں ٹی وی کے آگے بیٹھا ہوا تھا، روز میک کو سلانے کے لیے اوپر چلی گئی تھی۔ وہ فٹ بال میچ دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے نیوز چینل لگا تو چونک گیا۔ میل بری کیس میں پیش رفت ہوئی تھی اور پولیس نے ایک مشکوک فرد کو گرفتار کر لیا تھا۔ فی الحال اس کا نام میڈیا کو نہیں بتایا تھا مگر اتنا اعلان کیا تھا کہ اس کے خلاف کافی شائدیں لی تھیں جن کی بنیاد پر یہ گرفتاری عمل میں لائی گئی تھی۔ ”مجھ گہری سانس لے کر رہ گیا اس کا مطلب تھا کہ کل اسے بہت مصروفیت ہوگی۔ اگلے روز وہ صبح اٹھا تو روز سو رہی تھی اس نے خود اپنے لیے ناٹا بنایا اور تیار ہو کر دفتر پہنچا اور اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ حسب توقع اسے شیرن نے پکارا۔ ”اے مجھ۔۔۔ جیکسن تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔“

رائٹ جیکسن شکا کو گاؤنی کا انارنی جنرل تھا اور ”مجھ اس کا ماتحت تھا۔ وہ جیکسن کے دفتر میں داخل ہوا تو وہاں اس کا ساتھی لیونا رڈ موجود تھا۔ وہ دونوں اکثر کیسز میں ایک ٹیم کی طرح کام کرتے تھے۔ جیکسن تقریباً ساٹھ برس کا ہونے والا تھا اس کا مطلب تھا کہ اس کی ریٹائرمنٹ قریب تھی اور اگر میرا آفس میں کوئی انوکھا فیصلہ نہیں ہوتا تو امکان تھا کہ ”مجھ یا اس کے ساتھیوں میں سے کوئی اٹھانارنی جنرل بن جاتا۔ مگر ”مجھ اس لیے زیادہ پر امید نہیں تھا کہ وہ نوجوان تھا اور اس کے لیے اسسٹنٹ انارنی جنرل بننا ہی بڑی بات تھی۔ اس کے پاس کل پانچ سال کا تجربہ تھا اور اتنے سے تجربے پر وہ انارنی جنرل نہیں بن سکتا تھا۔ مگر ایک سرکاری وکیل کے طور پر اس کا ریکارڈ شاندار تھا۔ اس نے ساٹھ فیصد سے زیادہ کیسز میں کامیابی حاصل کی اور جن مضمون کے خلاف اسے پراسیکیوٹر مقرر کیا گیا اس نے انہیں مناسب سزا عین دلوائی۔ صرف دس فیصد کیسز ایسے تھے جن میں وہ مضمون کو سزا دلوانے میں ناکام رہا کیونکہ ان کے خلاف شواہد اور

گواہیاں زیادہ مضبوط نہیں تھیں۔“

”پولیس نے یہ ہم پر تو ہوا ہے۔“ جیکسن نے ایک فائل ان کے سامنے رکھ دی۔ ”مجھ گھبرا گیا، اسے اندازہ تھا کہ یہ فائل میل بری مرڈر کیس کی ہے۔ لیو نے سوالیہ انداز میں دیکھا۔“

”اس میں کیا ہے؟“

”پرسوں رات ایک شخص قتل ہوا ہے اور پولیس نے ایک مشکوک فرد کو پکڑا ہے۔ پولیس چاہتی ہے کہ انارنی آفس بھی اس کی تفتیش میں شامل ہو۔“

”اس کا مطلب ہے ان کے پاس شواہد مضبوط نہیں ہیں۔“ لیو نے کہا۔ ”ورنہ پولیس خود اس کا کریڈٹ لینے کی کوشش کرتی۔“

”میرا بھی یہی خیال ہے۔“ جیکسن نے سر ہلایا۔ ”مگر ہم پولیس کو انکار بھی نہیں کر سکتے۔۔۔ کیس تو بالآخر انارنی آفس نے ہی عدالت میں لڑنا ہے۔“

”کیا اس پر ہمیں کام کرنا ہے؟“ ”مجھ نے پوچھا۔

”بالکل ورنہ میں تمہیں کیوں بلاتا؟“

”مجھ سوچ رہا تھا کہ میل کو مرے چھتیس گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے اور پولیس نے کیس انارنی آفس بھجوا دیا تھا۔ اس نے سامنے پڑی فائل اٹھائی۔ اس میں قتل اور جائے واردات کی رپورٹ، ملنے والے شواہد کا ذکر اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کے ساتھ میل کی مختصر ہسٹری بھی تھی۔ یہ ہسٹری خاصی دلچسپ تھی۔۔۔ کیونکہ اس کے مطابق وہ تین دفعہ گرفتار ہوا تھا اور اس پر تشدد، اذیت رسانی اور کم سے کم دو عورتوں کو رہیب کرنے کا الزام تھا۔ گویا میل بری کوئی عام اور شریف آدمی نہیں تھا مگر اس سے اس کے کیس پر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ انہیں بہر حال اس کے قاتل کو سزا دلوانے کی کوشش کرنا تھی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق موت سر کی ہڈی ٹوٹنے سے دماغ پر آنے والی ضرب سے ہوئی تھی۔ زیر حراست مشکوک فرد کے بارے میں اس فائل میں کچھ نہیں تھا اس کے بارے میں جاننے کے لیے انہیں پولیس آفس سے رابطہ کرنا پڑا تھا۔ ہوئی سائڈ ڈیپارٹمنٹ کے ہیربراہ لیفٹیننٹ ایکن مور نے انہیں بتایا کہ زیر حراست شخص باری جین مشکوک ہے اور وہ پہلے ہی ایک بار تشدد کے الزام میں گرفتار ہوا تھا اور عدالت نے اسے چھ مہینے کی محولی سزا سنائی تھی۔ خود باری کا خاندان تشدد کر کے قاتل کر دیا۔۔۔ پھر اس سس واردات میں باری تقریباً موت کے گھاٹ اتر گیا تھا۔ گویا اس کیس میں مجید قاتل اور

مقتول دونوں ہی گرفتار اور سزا یافتہ تھے۔

”مجھ اور لیو پولیس اسٹیشن پہنچے۔ باری تفتیش کے لیے مخصوص کمرے میں بیٹھا تھا۔ ”مجھ اور لیو نے اسے اندھے شیشے کے پیچھے سے دیکھا۔ وہ تقریباً پینتالیس برس کا مضبوط جسم اور سخت چہرے والا شخص تھا۔ اس کے چہرے پر کئی زخموں کے نشانات تھے خاص طور سے دائیں ٹیٹھی کا نشان بہت گہرا تھا اور شاید یہی زخم تھا جس سے ”مجھ جانے پر ڈاکٹر بھی حیران ہوئے تھے۔ اس کیس کی تفتیش کرنے والا آفیسر مائیکل ان کے ساتھ تھا۔ اس نے پہلے میل بری کے بارے میں بتایا۔ جب پولیس مذکورہ مقام پر پہنچی تو اسے میل بری سڑک کے ساتھ گلی میں اوندھے منہ پڑا ملا۔ وہ بے ہوش تھا اور جب تک ایسولینس آئی اس نے دم توڑ دیا تھا۔ ٹیلی عملے نے اس کی جان بچانے کی کوشش کی لیکن بہت دیر ہو گئی تھی۔ ”مجھ نے اس سے پوچھا۔ ”یہ کس قسم کا آدمی ہے۔“

”میں نے اسے چھپے ہوئے مجرموں کو بھی اتنا پر سکون جواب دیا۔“ ”میں نے چھپے ہوئے مجرموں کو بھی اتنا پر سکون اور مضبوط نہیں دیکھا۔“

”یہ کیا کرتا ہے؟“ ”لیو نے پوچھا۔

”اس کا آٹو ریکشاپ ہے۔ ساؤتھ ویسٹ اسٹریٹ پر جین آٹو ریکشاپ کے نام سے۔“

”اس کے اور اس کے گھر والوں کے ساتھ کیا ہوا تھا؟“

اس سوال پر مائیکل نے گہرا سانس لیا۔ ”بہت برا۔۔۔ تین سال پہلے نصف رات کے وقت نامعلوم تعداد میں نامعلوم نقاب پوش بد معاش اس کے گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے سب اہل خانہ کو قاپو کیا اور باری کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا، اسے ایسے زخم لگائے کہ وہ مرے نہیں مگر ناکارہ ہو جائے پھر انہوں نے اس کی پینتالیس سالہ بیوی اور پندرہ سال کی بیٹی کو اس کے سامنے گینگ رہیب کیا اور آخر میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ البتہ وہ باری کو نیم مردہ حالت میں زندہ چھوڑ گئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ بعد میں خود مر جائے گا۔ مگر حملہ آوروں کا خیال غلط ثابت ہوا۔ باری کو طبی امداد مل گئی اور وہ ”مجھ گیا۔“

”وہ لوگ پکڑے گئے؟“

مائیکل نے گہری سانس لی۔ ”بد قسمتی سے نہیں۔۔۔ پولیس نے کچھ مشکوک افراد سے پوچھ گچھ کی تھی مگر ان کے خلاف کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا اس لیے پولیس کو انہیں چھوڑنا پڑا۔“

”یہ شدید دشمنی کا کیس لگ رہا ہے۔“ ”لیو بولا۔ ”کیا

بارنی نے نہیں بتایا کہ اس کی کس سے ایسی دشمنی ہو سکتی تھی؟
 "نہیں، اس کا کہنا ہے وہ حملہ آوروں کے بارے میں بالکل نہیں جانتا۔ ماضی میں اس کا کئی افراد سے جھگڑا ہوا۔ اس کا کام بھی ایسا تھا۔ مگر وہ نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے کس نے اس سے دشمنی نکالی یا پھر وہ لوگ صرف اذیت پسند تھے۔"

"اس کیس میں اسے کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟"
 "جس جگہ سے میل بری کی لاش ملی ہے وہاں سے بارنی کا ورکشاپ صرف سو گز کی دوری پر ہے۔ پولیس نے شہ کی بنیاد پر اس کے ورکشاپ کی تلاش کی تو انہیں وہاں سے دو اوزاروں پر میل بری کے خون کے آثار ملے اسی بنا پر اسے گرفتار کیا گیا ہے۔" مائیکل نے پلاسٹک کا شاہ پر ان کے حوالے کیا جس میں ایک جیک راڈھی اور ایک چھوٹی ہتھوڑی تھی۔ "جیسے ہی ان اوزاروں پر میل بری کے خون کے نمونے ملے ہم نے بارنی کو گرفتار کر لیا۔"

"میل کا جسم کسی گاڑی سے بھی کھلا گیا تھا؟" لیو نے پوچھا تو جے نے جلدی سے دوسری طرف دیکھا، اسے خطرہ تھا کہ اس کے تاثرات ان کو مشکوک نہ کر دیں۔ حالانکہ یہ اس کے دل کا چور تھا۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہی نہیں تھے۔ مائیکل نے نفی میں سر ہلایا۔ "کیا وہ بارنی کی گاڑی تھی؟"
 "بارنی کی گاڑی صاف پائی گئی اور اس کے بائرن بھی اس سے بالکل مختلف ہیں۔ پھر حادثے کے بعد جس شخص نے تائن ون ون کو کال کی تھی اس کی آواز بارنی سے بالکل مختلف نکلی ہے۔"

"وہ ممکن ہے وہ آواز بدل کر بول رہا ہو؟"
 "نہیں اس کی آواز کی وائس میچنگ کی گئی ہے۔" لیو کے خیال میں انہوں نے خاصی معلومات حاصل کر لی تھیں، اس نے جے سے کہا۔ "اب ذرا اس سے مل لیا جائے۔"

وہ کمرے میں آئے جہاں بارنی جین ساکت بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں سخت تاثر تھا۔ لیو نے فائل اور اوزاروں والا شاہ پر اس کے سامنے رکھا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ بارنی نے کہا۔ "کیا مجھے گرفتار کر لیا گیا ہے؟"
 "ظاہر ہے۔" لیو نے کہا۔

"کیا مجھ پر فرد جرم عائد کی گئی ہے؟"
 "ابھی نہیں۔"
 "پھر بھی میں اپنے وکیل کی موجودگی میں بات کروں گا۔" اس نے اصرار کیا۔ جے جو ایک طرف کھڑا تھا وہ آگے

آیا اور ذرا جبک کر بولا۔
 "تم زیادہ چالاک بننے کی کوشش مت کرو۔ ہم سے تعاون کرو، ہم تمہیں الیکٹرک جیپر پر نہیں بٹھانا چاہتے۔"
 "جب تم کیا چاہتے ہو؟"
 "حقیقت تک پہنچنا۔" جے نے کہا۔ "تمہارے ٹولز پر میل بری کا خون کیسے پہنچا؟"
 "میں نہیں جانتا کہ اس کا نام میل بری ہے۔"
 "اوکے تم اپنے ٹولز کی وضاحت کرو۔"

بارنی سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس نے کہا۔ "میں سات بجے تک ورکشاپ بند کر دیتا ہوں۔ لیکن کل رات میں نے نو بجے بند کی تھی۔ پھر میں نزدیکی بار چلا گیا اور وہاں پتیارہا۔ واپس گھر جاتے ہوئے میں ورکشاپ کے پاس سے گزرا تو مجھے اندر روشنی نظر آئی جس کے میں ساری روئینیاں بند کر کے آیا تھا۔ میں گاڑی سے اترا اور یہ راڈھ لے لی۔" بارنی نے شاہ پر میں موجود جیک راڈھ کی طرف اشارہ کیا۔

"کیوں؟"
 "میرا خیال تھا کہ کوئی چور ہے۔"
 "اوکے تم اندر گئے تو تم نے کیا دیکھا؟"
 "میں نے ایک نوجوان آدمی کو دیکھا اس نے ڈارک گرین رنگ کی شرٹ اور اس کے نیچے سیاہ جرسی پہن رکھی تھی۔ وہ میرے سامان کو کھنگال رہا تھا۔ میں نے اسے لٹکا راتواں میں نے بھڑک کر مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں نے صرف اپنا دفاع کیا تھا۔ میں نے اسے راڈھ سے مارا۔ میرے ہاتھ سے راڈھ چھوٹ کر گری تو میں نے ریک سے یہ ہتھوڑی اٹھا لی۔ میں نے اس سے بھی اسے مارا لیکن وہ ورکشاپ سے نکل کر بھاگنے میں کامیاب رہا۔ اسی وجہ سے میرے اوزاروں پر اس کا خون آ گیا۔ اگر میرے دل میں چور ہوتا تو میں اوزار صاف رکھتا یا کہیں چھپا دیتا۔ پولیس پھر وارنٹ کے میرے ورکشاپ میں آئی اور مجھے گرفتار کر لیا۔"

"تم نے اس کا پتہ نہیں کیا؟"
 "بالکل نہیں، میں غور مند تھا کہ اس نے کیش بکس میں موجود رقم نہ نکال لی ہو مگر وہ رقم نہیں نکال سکا تھا۔"
 "پھر تم نے کیا کیا؟"
 "میں اپنے گھر چلا گیا تھا۔"

"اس نے تم پر کس چیز سے حملہ کیا تھا؟" لیو نے مداخلت کی۔
 "میں نہیں جانتا شاید لکڑی کا ڈنڈا تھا۔ مگر وہ مجھے چوٹ لگنے میں کامیاب نہیں ہوا۔"

چوٹ لگنے میں کامیاب نہیں ہوا۔

چوٹ لگنے میں کامیاب نہیں ہوا۔

"کیونکہ تم اس سے زیادہ ماہر ہو۔"
 بارنی نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ جے نے کہا۔ "جس جگہ میل بری کی لاش ملی وہ تمہاری ورکشاپ سے صرف سو گز کے فاصلے پر ہے۔ تم باہر نکلے تو تم نے دیکھا نہیں تھا؟"
 بارنی نے نفی میں سر ہلایا۔ "مجھے کچھ نظر نہیں آیا تھا۔ میں اپنی گاڑی میں بیٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔"

"وقت کیا ہوا تھا؟"
 "شاید بارہ کے آس پاس کا وقت تھا۔" بارنی نے بے یقینی سے کہا۔ "جے تو یہ ہے کہ مجھے وقت کا خیال ہی نہیں رہا تھا میں کسی قدر نشے میں اور تھکا ہوا تھا۔"
 "تم نے پولیس کو رپورٹ کیوں نہیں کی؟"
 اس نے شانے اچکائے۔ "میرا کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔ دوسرے پولیس سے میرے خاص تعلقات بھی نہیں ہیں۔" کہتے ہوئے اس کا لہجہ بگڑ گیا۔

لیو اور جے کھما کھما کر اس سے سوالات کرتے رہے۔ بعض اوقات اس پر دباؤ بھی ڈالا۔ مگر مائیکل کی بات سو فیصد درست ثابت ہوئی تھی کہ وہ بہت پرسکون اعصاب کا مالک تھا۔ وہ ذرا بھی متاثر نہیں ہوا۔ اسے اعتماد تھا کہ پولیس اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ٹولز پر خون ملنا ایسی بات نہیں تھی کہ اس پر قتل کا الزام لگایا جاسکتا جب کہ مقتول کسی گاڑی سے بھی آیا تھا۔ ابھی یہ ملاقات جاری تھی کہ مائیکل نے اندر جھانک کر اشارے سے لیو کو بلایا اور آہستہ سے بولا۔ "اس کا وکیل آ گیا ہے۔"

"اس سے کچھ بھی انتظار کرے۔"
 "میں نے یہی کہا ہے لیکن وہ ایک حد سے زیادہ نہیں رکے گا۔ تم شاکر کو جانتے ہو۔"

راڈھ بوش جو عرف عام میں شاکر کے نام سے مشہور تھا، تہایت چالاک اور ایک ایسا وکیل سمجھا جاتا تھا جو مجرموں کو بچانے کے لیے ہر وقت مستعد رہتا ہے اور عدالت میں اس کے حریفوں سے مخالف وکیل خوف زدہ رہا کرتے تھے۔ وہ ججز پر دباؤ ڈالنے سے بھی باز نہیں آتا تھا۔ جے کو اس شخص سے چوٹ تھی۔ جب لیو اور جے باہر نکلے تو شاکر موجود تھا۔ وہ مسکرایا اور بولا۔ "تم لوگوں نے ایک بے گناہ کو پکڑا ہے۔"

"اگر وہ بے گناہ ہوتا تو تم اس کی وکالت کے لیے یہاں نہ آتے۔" جے نے باہر جاتے ہوئے کہا۔ اس نے شاکر کے تاثرات دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ لیو نے باہر

آکر اسے داد دی۔
 "تم نے بالکل ٹھیک کیا اس کے ساتھ۔"
 جے نے توجہ نہیں دی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ میل کو پہلے بارنی نے تشدد کا نشانہ بنایا۔ وہ وہاں سے بھاگا تو اس کی گاڑی تلے آ گیا۔ اس کے بعد جب پولیس اور ایسی پولیس جانے وقوع پر پہنچی تو وہ قریب المرگ تھا۔ جب تک جے نے اسے دیکھا تھا وہ ہوش میں تھا مگر حرکت کے قابل نہیں تھا۔ پھر وہ گلی میں کیسے گیا؟ جے نے سوچا کہ اسے جا کر جائے وقوع کا معائنہ کرنا چاہیے مگر آج اسے بہت کام تھا اس لیے اس نے معائنہ اگلے روز تک کے لیے ملتوی کر دیا اور شام پانچ بجے دفتر سے نکل گیا۔ کیس کی تیاری کا کام اس نے لیو کے سپرد کر دیا تھا۔ وہ گھر پہنچا تو جے کی کئی مطابقت طوفان کی آہ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ اگلی صبح شدید طوفانی ہواؤں کے ساتھ بھاری برف باری کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ جے دفتر نہیں گیا۔ اس نے فون کر کے بتا دیا تھا۔ اس لیے لیو نے کیس کی فائل اسے ای میل کر دی اور وہ گھر پر اسے دیکھتا رہا۔

طوفان ڈھائی دن جاری رہا اس لیے وہ تین دن دفتر نہیں جاسکا پھر وہ جے کو دفتر گیا۔ طوفان کی شدت کم ہوتے ہی انتظامیہ حرکت میں آ گئی تھی اور سڑکوں اور راستوں سے برف کی صفائی کا کام شروع کر دیا گیا تھا، اسی لیے ہر طرف برف کے انبار نظر آ رہے تھے۔ لیو نزدیک ہی رہتا تھا اس لیے وہ گزشتہ دن بھی دفتر آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے کیس فائل کر دیا تھا اور آنے والے منگل تک جیوری تشکیل نہ دی جائے گی۔ مگر وہ زیادہ پرامید نظر نہیں آ رہا تھا۔ دوپہر میں جے جے کے لیے نزدیکی رہستوران گیا۔ وہاں سے واپسی ہوئی تو فون آپریٹر میا نے اسے آواز دی۔ "جے تمہارے لیے ایک کال آئی گی۔"

"کس کی کال؟"
 "کوئی جی ہے۔" میا بولی تو وہ ساکت رہ گیا۔ "اس نے ایک فون نمبر دیا ہے۔"
 "مجھے دو۔" اس نے سیٹ لیجے میں کہا۔ میا نے حیرت سے اسے دیکھا اور کاغذ کی ایک چٹ اس کی طرف بڑھا دی۔ جے نے اپنے کمرے میں آکر نمبر ملایا اور رابطہ ہوتے ہی سرد لہجے میں بولا۔ "جی تم نے یہاں کیوں کال کی؟"

"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔"
 "میں تم سے نہیں ملنا چاہتا۔"
 "پلیز..... میں دفتر آ جاتا ہوں۔"

”نہیں۔“ اس بار سچ کا لہجہ بدل گیا۔ ”میں آ رہا ہوں مجھے دریا کے کنارے ملو تم جانتے ہو میں کس جگہ کی بات کر رہا ہوں؟“

”ہاں سمجھ رہا ہوں۔“

”میں چار بجے آؤں گا۔“ سچ نے کہا اور کال کاٹ دی۔ وہ فکر مند لگ رہا تھا۔ تین بجے وہ دفتر سے اٹھا اور اس نے لیو سے کہا۔ ”میں جائے وقوع دیکھنے جا رہا ہوں۔“

لیو نے شانے اچکائے۔ ”اس کی ضرورت نہیں ہے“ فائل میں تصاویر سمیت سب موجود ہے۔ لیکن تمہاری مرضی۔“

”تم شام کو بھول رہے ہو میں کوئی پہلو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔“ سچ نے کہا اور اپنا اوور کوٹ پہن کر باہر آ گیا۔ یہ بالکل ویسا اوور کوٹ تھا جیسا اس نے ڈسٹ بن میں پہنکا تھا۔ روزانہ میٹ میں گمن نہ ہوتی تو شاید وہ نوٹ کر لیتی کہ اس کا اوور کوٹ اور سوٹ کا کوٹ غائب ہے۔ سچ نے وقوع کے بجائے آدھے گھنٹے بعد مطلوبہ جگہ پہنچ گیا۔ کنارے پر دو رنگ برف جمی ہوئی تھی اور گرم کپڑوں اور ٹوپی میں لیٹا ہوا جی اس کا منتظر تھا۔ اس نے سچ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن سچ نے اس کا ہاتھ نظر انداز کر کے پوچھا۔ ”تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہو؟“

”میں تمہارا بھائی ہوں۔“

”سو تیلہ بھائی۔“ سچ نے سچ کی۔ ”تمہاری مائیں الگ الگ ہیں۔“

جی دبلے چہرے اور کمر درے تاثرات والا شخص تھا۔ وہ نوعمری سے فطرتاً ہی پڑ کر بالآخر جرائم کی راہ پر چل نکلا تھا۔ ان کے باپ تک نیلسن نے جی سے قطع تعلق کر لیا تھا اور سچ بھی اس سے نہیں ملتا تھا۔ یہ ملاقات پانچ برس بعد ہو رہی تھی۔ جی نے کہا۔ ”اس سے فرق نہیں پڑتا۔“

”مجھے پڑتا ہے۔“ سچ نے دانت پیسے۔ ”اب میں انارنی آفس میں کام کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے پندرہ بیس سال بعد میں انارنی جنرل کے عہدے پر پہنچ جاؤں لیکن اگر یہ بات کھل گئی کہ میرا سو تیلہ بھائی ایک سزایافتہ اور عادی مجرم ہے تو میرا کیریئر تباہ ہو جائے گا۔“

”تو تم کیا کرو گے؟“ جی کا لہجہ طنزیہ ہو گیا۔ ”کیا تم میرے ساتھ رشتے سے انکار کر سکتے ہو؟“

”نہیں۔“ سچ کا لہجہ دھیما ہو گیا۔ ”لیکن میں اسے ممکن حد تک چھپا سکتا ہوں۔ سنجی مجھ میں اور تم میں سوائے ایک نام نہاد رشتے کے کچھ مشترک نہیں ہے پھر تم کیوں مجھ

سے ملنا چاہتے ہو جب کہ میں تم سے ملنا نہیں چاہتا۔“

جی اسے دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔ ”ذرا صبر، میرا تمہاری زندگی میں عمل دخل کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس دنیا میں تم میرے واحد رشتے دار ہو اور میں تم سے ملنا اور تمہیں دیکھنا چاہتا تھا۔“

”تم مجھ سے مل لے اور مجھے دیکھ لیا۔“ سچ نے اس کی بات کا اثر لیے بغیر کہا۔ ”امید ہے تمہیں آئندہ اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور پلیز آئندہ میرے دفتر کال مت کرنا۔“ سچ نے کہا اور سڑک کے ساتھ کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆

کمرائے عدالت میں سچ، لیو اور شامک کے مہراں جیوری کے اراکین موجود تھے۔ سچ کی آمد پر سب اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے۔ سچ نے بیٹھ کر لیو کی طرف دیکھا۔ ”مسٹر کونسلر... کیس پیش کرو۔“

لیو اٹھ کر کیس پیش کرنے لگا مگر اس کا مخاطب سچ نہیں بلکہ جیوری تھی۔ جیوری کثرت رائے سے فیصلہ کرتی کہ باری مجرم ہے یا نہیں۔ اس کے بعد سچ اس پر فرد جرم کے حساب سے فیصلہ سناتا۔ اسی اثنا میں باری کی آمد ہوئی وہ پھٹکڑی کے ساتھ آیا تھا اور عدالت میں بھی اس کے ہاتھوں سے پھٹکڑی نہیں کھولی گئی تھی۔ لیو نے کیس پیش کیا اس کے بعد سچ نے باری پر جرح کی اجازت چاہی مگر شامک نے اعتراض کیا اور بولا۔ ”میرے منوکھل کے سامنے کیس کی تمام گواہیاں اور شواہد رکھے جائیں اس کے بعد ہی اس پر جرح کی جاسکتی ہے۔“

سچ نے شواہد پیش کیے۔ واقعے کا کوئی گواہ نہیں تھا۔ البتہ کیس آفیسر شیلہ مورگن آئی تھی۔ وہ ہوشی ساکڑ میں ڈپٹی تھی اور یہ کیس وہی دیکھ رہی تھی۔ شیلہ نے سب سے پہلے گواہ کے کٹھنرے میں آکر بتایا کہ واقعے کی رات یا سچ نے گواہ منٹ برٹائن ون ون کال ملی جو پوچھ نمبر دو سو بارہ سے کی جا رہی تھی۔ بولنے والے نے بتایا کہ کار کے حادثے میں ایک شخص شدید زخمی ہے اور اسے طبی امداد کی ضرورت ہے۔ شیلہ مورگن اپنا ٹیپ ساتھ لائی تھی اور اس نے کال ریکارڈنگ چلا کر سب کو سنائی۔ اگرچہ سنائی دینے والی آواز سچ کی اصل آواز سے خاصی مختلف تھی اس کے باوجود وہ پریشان ہو گیا تھا۔ اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے شیلہ سے سوالات کا آغاز کیا۔ ”کیا یہ آواز باری جین کی ہے؟“

”نہیں، وائس میچنگ سے ثابت ہو گیا ہے کہ آواز

اس کی نہیں ہے۔“

”ماہرین کا کیا اندازہ ہے بولنے والا کون ہو سکتا ہے؟“

”ممکنہ طور پر ایک سفید قام جوان مرد جو شامک کو کے آس پاس بلا بڑھا ہے لیکن سچ میں کسی قدر وہماتی تاثر بھی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ لیکن بدحواس لگ رہا تھا۔ اگر یہ حادثہ اسی سے ہوا تو اس کی پریشانی اس سے بچ کر رہی ہے۔“

”تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ حادثہ اسی شخص سے ہوا؟“

”کیونکہ اس نے میل بری کو حادثے کا شکار بنایا۔“

”یہ بھی ممکن ہے وہ اس وقت وہاں سے گزر رہا ہو؟“

”اس صورت میں اسے چھپنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔“

”ممکن ہے وہ کسی وجہ سے سامنے نہیں آنا چاہتا ہو۔“

”ہو سکتا ہے لیکن میرا تاثر یہی ہے کہ حادثہ اسی کی گاڑی سے پیش آیا تھا۔“

”میل بری کی لاش گلی میں پائی گئی لیکن حادثہ یقیناً سڑک پر ہوا تھا، پولیس اس بارے میں کیا کہتی ہے؟“

”پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق اس کے سینے اور ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں اور وہ بہت مشکل سے ہی اس گلی میں جاسکتا تھا مگر سوال یہ ہے اسے وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی جب کہ اسے مدد ملنے کا امکان سڑک پر تھا نہ کہ گلی میں۔“

”تمہارا مطلب ہے کہ اسے وہاں لے جایا گیا تھا؟“

”زیادہ امکان یہی ہے۔“

”یہ کام قاتل نے کیا یا اس شخص نے جس کی کار سے وہ کرایا تھا؟“

”میرا خیال ہے یہ کام قاتل کا ہے۔“ شیلہ نے کہا تو سچ نے پلٹ کر باری کی طرف دیکھا، اس کا اشارہ واضح تھا۔ اس کے بعد شامک نے شیلہ سے سوالات کیے۔ اس کا انداز کہیں زیادہ جارحانہ تھا مگر شیلہ اثر لیے بغیر جواب دیتی رہی۔ سچ اس پہلی پیشی سے خوش تھا، اس نے جان بوجھ کر باری سے جرح نہیں کی۔ وہ یہ کام اگلی پیشی میں کرنا چاہتا تھا۔ مگر پیشی کے بعد جب اس کی شیلہ سے پارکنگ میں ملاقات ہوئی تو اس نے کہا۔

”مجھے لگ رہا ہے باری سچ جائے گا۔ درحقیقت ہمارے پاس مضبوط شواہد نہیں ہیں۔“

”اس کے ٹولز پر میل بری کا خون ہے۔“ سچ کی خوشی مانتے ہوئے تھی۔

”مگر اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ جان لیوا ضرب اسی نے لگائی تھی۔ ممکن ہے وہ حادثے میں گرنے والی چوٹ سے

مرا ہو۔“ شیلہ نے کہا۔ ”پھر تم بھول رہے ہو وہ خود تشدد کا شکار ہے اور اپنی فیملی گنوا چکا ہے۔ یہ بات جیوری کو متاثر کرے گی۔“

شیلہ کا کہنا درست ثابت ہوا۔ اگلی پیشی میں شامک نے باری کی زندگی کا یہ پہلو اتنے مؤثر انداز میں پیش کیا اور پولیس کی نااہلی کا ایسے ذکر کیا جیسے وہ خود اس کے خاندان پر ہونے والے تشدد میں شامل تھی۔ اس پر جیوری کے تاثرات سا جھٹکشی سے بالکل بدل گئے تھے اور اسی پیشی میں شامک نے اس کی ضمانت کی درخواست بھی دائر کر دی۔ شیلہ نے پھر پیش گوئی کی کہ اگلی پیشی میں باری کی ضمانت ہو جائے گی اور ایسا ہی ہوا تھا۔ تیسری پیشی کے بعد جب وہ کمرائے عدالت سے باہر آئے تو سچ سخت باپوس تھا اسے اندازہ نہیں تھا کہ ضمانت اتنی آسانی سے منظور ہو جائے گی جب کہ ابھی جیوری نے فرد جرم بھی عائد نہیں کی تھی۔ برآمدے میں اس کا سامنا باری سے ہوا تو سچ نے طنزیہ انداز میں کہا۔ ”مبارک ہو تم پھر آزاد ہو۔“

”کیونکہ میں نے کچھ نہیں کیا۔“ وہ بولا اور اپنی جیب سے سگریٹ نکال کر اس کا قلندر توڑ کر نیچے پھینک دیا اور پانی سگریٹ ہونٹوں میں دبا کر لائٹر سے سلگایا۔ ”میں جلد رہا ہو جاؤں گا۔“ اس نے کہا اور دھواں اڑاتا ہوا دباں سے چلا گیا۔ آج لیو نہیں آیا تھا۔ سچ دفتر پہنچا اور اس نے کیس کی فائل اپنی میز پر رکھ دی۔

”کیا فائدہ ہوا اتنی محنت کا، وہ شامک کا بچہ کتنی آسانی سے ہم سے شکار چھین کر لے گیا۔“

”کیس ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔“ لیو نے اسے تسلی دی۔

”ابھی ہمارے پاس وقت ہے ہم مزید تقویت کر سکتے ہیں۔“

”ہاں تم نے ٹھیک کہا۔“ سچ چونک کر بولا۔ ”میں سوچ رہا ہوں ایک بار پھر جائے واردات کا چکر لگاؤں۔“

پہلے اس نے لیو سے جھوٹ بولا تھا مگر اس بار وہ سچ سچ وہاں جانا چاہتا تھا۔ وہ دوپہر کے بعد دفتر سے نکلا۔ موسم کی قدر بہتر ہو گیا تھا اور آخری برف باری کے آثار تقریباً مٹ گئے تھے۔ وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس کی گاڑی سے میل کھرایا تھا۔ یہاں سڑک برف سے صاف کر دی گئی تھی۔ اس نے گاڑی ڈرا آگے روکی اور اتر کر اس جگہ کا معائنہ کیا۔ میل اسی گلی سے نکلا تھا۔ فرش پر لاش کا دائرہ اب تک بنا ہوا تھا اور یہ جگہ سڑک سے تقریباً بیس فٹ کی دوری پر تھی۔ یہ کچرے والی گلی تھی جو دو سڑکوں کو آپس میں ملاتی تھی اس میں جا بے جا ڈسٹ بن اور کچرے کے ڈبے رکھے ہوئے

تھے۔ اس نے ڈبوں میں جھانکا۔ ڈسٹ بن تالا لگا کر بند تھا۔ مگر کریدنے والوں نے اس کا ڈھکن توڑ دیا تھا۔

بچے نے اندر جھانکا تو بدبو بڑی اس کا استقبال کیا۔ پھر وہ کچرے سے بچتا ہوا دوسری سڑک پر آیا اور باری ورکشاپ کا بورڈ کچھ ہی دور سڑک کے پاس دکھائی دیا۔ واقعی یہ جگہ حادثے کے مقام سے سو گز دور بھی نہیں تھی۔ بچے نے چشم تصور سے دیکھا کہ باری سے پٹ کرکیل ہر اسان اور شدید زخمی حالت میں بھاگتا ہوا آ رہا تھا اور اس نے یہی گلی کر اس کی اور جگت میں اس کی کار کے سامنے آ کر۔ کار اس پر سے گزرتی اور اسے مزید زخمی کر دیا لیکن اسے جان لیوا زخم باری نے ہی لگائے تھے کیونکہ کار کے پیچھے اس کے سینے اور پیروں پر سے گزر رہے تھے اور اس کی موت سر کی چوٹ سے ہوئی تھی۔ مگر یہ واضح نہیں تھا کہ موت والی چوٹ کس طرح آئی ہے۔ اس صورت میں باری کی بچت کے امکانات تھے۔ بچے سوچتے ہوئے اپنی کار کی طرف جارہا تھا کہ اسے ڈسٹ بن کے ساتھ زمین پر کچھ نظر آیا۔

اس نے جھک کر اسے اٹھایا۔ یہ سگریٹ کے فلٹر کا ٹکڑا تھا جسے باقی سگریٹ سے توڑ کر الگ کیا گیا تھا۔ بچے کو یاد آیا۔ باری نے اس کے سامنے سگریٹ سلگایا تھا تو اس نے بھی ایسے ہی فلٹر توڑ کر الگ کر دیا تھا۔ بچے پر جوش ہو گیا۔ اس فلٹر کی یہاں موجودگی بتا رہی تھی کہ باری نے غلطی جھوٹ بولا تھا۔ وہ میل کے پیچھے یہاں آیا تھا یا وہ اس پر اسی گلی میں تشدد کر رہا تھا جب میل اس سے بچنے کے لیے اندھا دھند بھاگا اور گلی سے نکلے ہوئے اس کی کار کے سامنے آ کر۔ باری یہ دیکھ کر چھپ گیا تھا مگر جب اس نے ٹائون ون ون کو کال کی اور میل کو چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا تو باری دوبارہ آیا اور میل کو بھینچ کر گلی میں لے گیا جہاں اس نے اس پر مزید وار کر کے اسے تقریباً ختم کر دیا۔ اب بچے جان گیا تھا کہ میل بری بار بار کیا کہہ رہا تھا وہ اسے باری سے بچانے کو کہہ رہا تھا۔ اسی لیے اس نے ایسپولیس کے بجائے پولیس کو کال کرنے کو کہا تھا۔

بچے نے محسوس کیا کہ اسے باری کے ماضی کے بارے میں مزید تحقیق کرنا ہوگی۔ وہ گھر جانے کے بجائے واپس دفتر پہنچا اور اس نے اپنے کمپیوٹر پر باری کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس میں اس کے خاندان پر ہونے والے حملے کی معلومات بھی تھیں اور ان میں تصویریں بھی تھیں۔ بچے... باری اس کی بیوی اور بیٹی کی تصویریں دیکھ کر لرز اٹھا تھا۔ آئے دن اس کا واسطہ مجرموں سے پڑتا تھا

مگر اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ انسان اس قدر بھی درندہ ہو سکتا ہے۔ باری کی بیٹی کو صرف ریپ نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس پر اتنا زیادہ تشدد ہوا تھا کہ بیان سے باہر تھا۔ یہ سب باری کی آنکھوں کے سامنے ہوا تھا۔ اگر ان لوگوں کی باری سے کوئی دشمنی نہیں تھی تو وہ شیطان کے چیلے تھے جنہوں نے صرف اپنی شیطانیت کی تسکین کے لیے یہ سب کیا تھا۔ پھر بچے نے ان لوگوں کی تفصیل نکالی جنہیں پولیس نے شہرے میں گرفتار کیا تھا اور وہ سب عدم ثبوت کی بنا پر رہا ہو گئے تھے۔ یہ کل چھ افراد تھے۔

بچے نے ان افراد کے بارے میں معلوم کیا تو وہ حیران ہوا۔ ان میں سے چار قتل کیے جاتے تھے اور ان کی تشدد زدہ لاشیں ویران مقامات سے ملی تھیں۔ پولیس ان میں سے کسی ایک کے قاتل کو بھی گرفتار نہیں کر سکی تھی۔ پانچواں فرد جس پر تشدد کے الزام میں باری کو گرفتار کیا گیا تھا وہ زندہ تھا مگر اس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ باری اس کیس میں اس لیے بچ گیا کہ اس نے ورکشاپ میں اپنی موجودگی ثابت کر دی تھی۔ زخمی نے اسی پر الزام لگایا تھا۔ اسی رپورٹ میں چھپے فرد کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ غائب تھا۔ بچے نے باری کے خاندان کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کے بعد کی تاریخوں میں شہر میں ہونے والے تشدد کے واقعات کی فہرست نکالی جس میں محتول یا معزوب پر حملہ کرنے والے کا سراغ نہیں ملا تو ایسے ایک درجن واقعات سامنے آئے اور ان سب میں مشترک بات یہ تھی کہ مرنے والوں یا زخموں کو آواز اور فون سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا اور پولیس ان پر تشدد یا قتل کرنے والے کو تلاش نہیں کر سکی تھی۔

بچے حیران رہ گیا۔۔۔ تین سال میں اتنا کچھ ہو گیا تھا اور پولیس باری کے خلاف کچھ کرنے نہیں سکتا تھا۔ یہی تھی۔ مشکوک چھ افراد کے علاوہ کسی سے پانچ افراد اور مارے گئے تھے اور چار افراد شدید زخمی تھے جن میں سے دو عمر بھر کے لیے معذور ہو گئے تھے۔ ان کا بیان تھا کہ ان پر تشدد کرنے والے فرد نے صرف ان سے ایک ہی ہلکا پوچھی تھی کہ انہوں نے کن کن لوگوں کو اپنا نشانہ بنایا ہے۔ ان سب کی الگ الگ پولیس ہسٹری نکال رہا تھا اور یہ سب سامنے آ رہی تھی کہ وہ سب کسی نہ کسی وقت تشدد آئیر کارروائیوں میں ملوث رہے تھے اور انہوں نے عورتوں یا بوڑھے لوگوں کو اپنا نشانہ بنایا تھا۔ ان میں سے بیشتر سزا یافتہ تھے۔ یہ کیسز سارے شہر میں ہوئے تھے اور ان کا

مشترکہ ریکارڈ نہیں تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ پولیس نے انہیں ایک کیس سمجھا ہی نہیں تھا۔ یہ پولیس کی نااہلی تھی۔ اس نے شیلا کو کال کی، وہ اپنے گھر پر تھی اور اسے اپنی تحقیق کے بارے میں بتایا تو وہ حیران ضرور ہوئی لیکن پھر اس نے کہا۔ "شکاگو پولیس کا محکمہ بہت بڑا ہے اور اس میں روز سیکورٹی کے کیسز آتے ہیں اس لیے چند کیسز کا آپس میں موازنہ ممکن نہیں ہے۔ یہ تو درجن سے زیادہ مختلف پولیس آفسز کے کیسز ہیں۔"

بچے نے اصرار کیا۔ "ان میں ٹولز سے تشدد مشترک ہے۔" "صرف مشی کن میں ہر سال ٹولز سے تشدد کے پانچ ہزار واقعات ہوتے ہیں اور کم سے کم سو اموات ہوتی ہیں۔" بچے نے محسوس کیا کہ شیلا اس معاملے میں زیادہ پر جوش نہیں۔ اور وہ اس کی تحقیق کو اہمیت نہیں دے رہی۔ یہ فطری بات تھی، پولیس اٹارنی آفس کو اپنے ماتحت سمجھتی ہے کہ وہ جو کیس دے، اٹارنی آفس کو اسے ہی لڑنا چاہیے۔ اگر اٹارنی کی طرف سے تحقیق ہوگی تو پولیس اسے اپنے کام میں مداخلت تصور کرتی ہے۔ شیلا کا رویہ قابل فہم تھا۔ بچے شخصتی سانس لے کر رہ گیا۔ اسے لگا کہ اگر اسے باری کو سزا دلوانی ہے تو اسے خود کو شش کرنا ہوگی۔ مگر وہ کیا کر سکتا تھا؟ اس نے سوچا اور سب سے پہلے باری کی ٹھکانی کا فیصلہ کیا۔ اگلے دن وہ دفتر سے نکلا اور باری کے ورکشاپ پہنچ گیا۔ اس نے گاڑی ڈرا اور پارک کی تھی اور ورکشاپ کے دروازے کی ٹھکانی کمرے لگا۔ سورج جلدی ڈوب گیا اور تاریکی چھا گئی۔ سات بجے باری نے ورکشاپ بند کی اور اپنی سیاہ رنگ کی وین میں بیٹھ کر روانہ ہوا۔ بچے اس کے پیچھے لگ گیا۔ وہ تقریباً تیس چالیس فٹ پیچھے رہ کر ڈرائیو کر رہا تھا۔

دن منٹ بعد کار ایک عام سی عمارت کے باہر رکی۔ وہاں آواز گرد و غبار کے لوگ جمع تھے۔ شراب اور غشیات کا دور چل رہا تھا۔ باری ان سے علیک سلک کرتا ہوا عمارت کے اندر چلا گیا۔ عمارت پر مام و بیفٹر کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ کچھ دور بعد بچے بھی گاڑی سے اتر کر عمارت تک آیا۔ کسی نے اسے روکا نہیں اور وہ آرام سے اندر پہنچ گیا۔ گراؤنڈ فلور پر مفلوک الحال اور بے گھر لوگوں کے لیے کھانے کا انتظام تھا ایک طرف لوہے کی سلاخوں کے پیچھے کچن تھا جہاں سے کھانے کی خوشبو... آ رہی تھی۔ بچے نے جھانک کر دیکھا تو اسے باری ایمرن میں ایک دیہی کے سامنے کھڑا چھپ چلا تا نظر آیا۔ گویا وہ یہاں باورچی کے طور پر کام کرتا تھا اور شاید رضا کارانہ کام کرتا تھا۔ اسی لمحے عقب سے کوئی آیا تو بچے

جلدی سے سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ مگر آنے والا اس پر توجہ دینے بھیر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی بچے نے دوبارہ جھانکا تو باری کو اپنی طرف مگر ان پایا۔ اس نے بچے کو دیکھ لیا تھا۔ وہ جلدی سے پیچھے ہو گیا اور زیر لب کہا۔ "شٹ۔۔۔"

بچے کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور وہ تیز قدموں سے باہر آیا۔ راستے میں ایک شخص سے ٹکرایا اور معذرت کرتا ہوا تقریباً بھاگ کر اپنی گاڑی میں کھس گیا۔ اندر بیٹھ کر اس نے چند گھرے سانس لیے اور اپنی حالت پر قابو پایا۔ یہ کام اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اس رات وہ اپنے گھر کے لاؤنج میں ٹیبل اور سوچ رہا تھا کہ شیلا کی کال آئی۔ وہ اس سے اس کی تحقیق کے بارے میں پوچھ رہی تھی مگر اسی دوران ایک ٹک کی آواز آئی اور بچے چونکا پھر اس نے کال کاٹ دی۔ اسے لگا کہ شیلا اس کی آواز پر ریکارڈ کر رہی تھی۔ مگر کیوں؟ اس سوال کا جواب خدشے کی طرح اس کے ذہن میں آیا کہ اسے شک ہو گیا تھا کہ میل کو ہونے والے حادثے کے بعد بے فون سے کی جانے والی کال اصل میں اس نے کی تھی۔ اس نے بچے کی آواز کا نمونہ حاصل کرنے کے لیے یہ کال کی تھی ورنہ جب بچے نے اسے کال کی تھی تو اس نے کوئی دیکھی نہیں لی تھی۔

کچھ پریشان ہونے کے بعد اس نے اس مسئلے کو ذہن سے جھٹک دیا۔ اگر شیلا نے اس کی آواز پر ریکارڈ کی ہے تب بھی اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس نے کوئی جرم نہیں کیا تھا وہ کہہ سکتا تھا کہ وہاں سے گزر رہا تھا اور اس نے زخمی میل بری کو دیکھا تھا۔ اس کی گاڑی پر کوئی نشان نہیں تھا۔ اسے اصل لگر باری کی تھی۔ وہ خطرناک آدمی تھا اور جان گیا تھا کہ بچے اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ اگلے دن وہ پھر دیر تک دفتر میں رہا اور دوسرے کیس دیکھتا رہا جو باری سے متعلق ہو سکتے تھے۔ اس نے واضح محسوس کیا کہ اگر ان کیسز کی جوائنٹ انٹرویویشن کی جائے تو باری کے گرد پھندا کسا جا سکتا تھا۔ مگر ایسا کون کرتا؟ اس نے سوچا اور جیکسن سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر وہ ان دونوں چٹھیوں پر تھا۔ وہ گھر کے لیے نکلا تو رات بیگ چکی تھی۔ برف باری اور سرد ہواؤں میں کی آئی تھی لیکن موسم اب بھی بے پناہ سرد تھا۔ وہ گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اچانک اس کے میل فون کی بیل بجی اس نے دیکھا ایک اجنبی نمبر تھا۔ اس نے کال ریسیو کی۔ دوسری طرف سے ایک کھروری آواز نے کہا۔ "مجھ سے دور رہو۔"

PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

اقوال زریں

☆.....توبہ روح کا غسل ہے جتنی جار کیا جائے روح میں نگہار پیدا ہوتا ہے۔

☆.....اپنے گناہ کے سوا دنیا کی کسی چیز سے خوف نہ کرو اور اپنے اللہ کے سوا کسی سے کوئی امید نہ رکھو۔

☆.....اگر خوشی کا ایک در بند ہو جائے تو اللہ پاک ایک اور در کھول دیتا ہے مگر ہم وہ کھلا در دیکھ نہیں پاتے کیونکہ ہم بند دروازے کے سامنے رو رہے ہوتے ہیں۔

☆.....وہ رشتے کبھی نہیں ٹوٹتے جن کی بنیاد میں سچائی، خلوص اور پیار ہوتا ہے۔

☆.....انہوں کو ہمیشہ اپنے ہونے کا احساس کرواؤ، ورنہ وقت آپ کے انہوں کو آپ کے بتا جیتا سکھادے گا۔

☆.....جو شخص ہمیشہ تمہاری خوشی چاہے یاد رکھو اس کا اداس ہونا تمہارے لیے فکر کی بات ہے۔

مرسلہ: رضوان خولی کر پڑوی، اورنگی ٹاؤن، کراچی

کر لیا۔ "ہاں یہ کال میں نے کی تھی۔"

"مگر اپنے بارے میں نہیں بتایا۔" شیلہ کا لہجہ طنزیہ ہو گیا۔
"وہ غلطی میری نہیں تھی وہ باری کے تشدد سے بچنے کے لیے بھاگا اور چانک میری گاڑی کے سامنے آ گیا۔"

"تم نے پولیس کو اطلاع نہیں دی۔"

"کیونکہ میں خوفزدہ تھا۔" وہ تیز لہجے میں بولا۔ "لیکن خدا کے لیے میرا یقین کرو۔ باری قائل ہے اسی نے جی کا یہ حشر کیا ہے۔ یہ بتاؤ کہ پولیس کو کیسے بتا چلا؟"

"ٹائن ون ون کو جی کے موبائل سے کال کی گئی تھی وہ شدید زخمی تھا اور مدد طلب کر رہا تھا۔"

"یہ جھوٹ ہے جی کا موبائل اس کے پاس نہیں تھا۔ وہ یقیناً باری نے لے لیا تھا اور اسی نے ٹائن ون ون کو کال کی ہوگی۔"

شیلہ کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے جی کی بات کا

کہا۔ اس نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا مگر یہاں بے پناہ لوہے کی وجہ سے سگنل نہیں تھے۔ اس نے موبائل رکھا اور جی کو دونوں بازوؤں میں اٹھا کر نیچے لانے لگا۔ جی تکلیف سے چلا رہا تھا اور اسے کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس کے منہ سے خون ابل رہا تھا اس لیے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ جی بڑی مشکل سے رک رک کر اسے نیچے طور تک لایا۔ درمیان میں اسے پولیس سائرن کی آواز سنائی دی اور اسے خیال آیا تھا کہ پولیس کو کس نے مطلع کیا لیکن یہ اچھی بات تھی اب جی کو فوری طبی امداد ملتی۔ اس کی حالت اچھی نہیں تھی۔ وہ نیچے آیا اور اس نے موبائل دیکھا اس پر سگنل تھے اس نے ٹائن ون ون کال کر کے ایسوی لینس کو پرانی اسٹیل مل بھیجے کو کہا اور موبائل رکھا لی تھا کہ مسلح پولیس نے اندر آ کر اسے گھیر لیا اور چلا چلا کر اسے دونوں ہاتھ سر پر رکھنے کو کہا۔ اس نے تسلیم کی اور بولا۔ "پلیز اسے طبی امداد کی ضرورت ہے۔"

جیسے ہی جی دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر پیچھے ہوا دو پولیس والے اس کے عقب میں آئے اور اسے قابو کر کے ہتھکڑی پہنا دی۔ دو پولیس والے جی کو دیکھ رہے تھے اور ساتھ ہی ایسوی لینس کے لیے کہہ رہے تھے۔ جی کو لے جا کر پولیس کار میں بٹھادیا گیا تھا۔ ایک گھنٹے بعد وہ پولیس اسٹیشن میں پوچھ گچھ کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ چند منٹ بعد دروازہ کھلا اور شیلہ اندر آئی۔ اس نے ایک فائل اٹھا رکھی تھی۔ جی نے اس سے پوچھا۔ "جی کیسا ہے؟"

"وہ کوئے میں ہے۔" شیلہ اس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی۔ "لیکن ڈاکٹر پُر امید ہیں وہ جی جائے گا۔"

"یہ ضروری ہے۔"

"تم نے اس کے ساتھ یہ کیوں کیا؟ کیا اس لیے کہ وہ تمہارا مولا بھائی ہے؟"

"جی نے؟" جی نے بے یقینی سے کہا۔ "اگر میں نے اپنا کیا تو مجھے ٹائن ون ون کال کر کے ایسوی لینس کے لیے کہنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"کیونکہ تم نے پولیس سائرن کی آواز سن لی تھی۔" شیلہ خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ "جی صرف یہ کہہ نہیں سکتا تھا کہ خلاف اور بھی کچھ ملا ہے۔" اس نے فائل سے اپنا ٹیپ نکال کر جی کی کال کی ریکارڈنگ چلائی جس میں وہ مکمل بری کے لیے ایسوی لینس کے لیے کہہ رہا تھا۔ "جی فریک سے ثابت ہے کہ یہ تمہاری آواز ہے۔"

جی کے پاس انکار کا جواز نہیں تھا۔ اس نے اعتراف

نکل جاؤ۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"جی میری بات سنو۔" جی چلا یا اسی لمحے اسے عجیب سی آواز آئی جیسے کسی نے لکڑی پر کوئی ہتھوڑا دے مارا ہو۔ اس کے بعد جی کی آواز بند ہو گئی مگر کال نہیں کٹی تھی۔ "جی کیا ہوا۔۔۔ تم بول کیوں نہیں رہے ہو؟"

دوسری طرف خاموشی مچی اور پھر کال کاٹ دی گئی۔ جی کے ہاتھ سے شا پر چھوٹ گیا۔ وہ تیزی سے نیچے آیا اور سامنے والے دروازے سے باہر نکلا۔ اسے پروا نہیں تھی کہ کوئی اسے دیکھ لے گا، اسے صرف جی کا خیال تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ باری نے اس پر حملہ کیا ہے اور پتا نہیں وہ کس حال میں ہوگا۔ وہ دوڑتا ہوا ہائی وے تک آیا اور اسے کراس کر کے کچے میدان سے ہوتا ہوا اس پرانی محروک اسٹیل مل کی طرف جانے لگا جو بیس سال پہلے بند کر دی گئی تھی۔ اسے بھاگ دوڑ کی عادت نہیں تھی مگر وہ بھاگ رہا۔ دوڑتے ہوئے مل کی پارکنگ میں داخل ہوا وہاں جی کی نیلی ہائی روف کھڑی تھی وہ اس کے پاس آیا تو دروازے پر خون کا نشان دکھائی دیا۔ پھر فرش پر پھینٹے جانے کے نشانات تھے جو مل کی عمارت کے اندر جا رہے تھے۔ جی ہانپ رہا تھا۔ اس نے گاڑی سے جیک راڈ نکالا اور مل کے اندر کی طرف بڑھا۔ باہر سورج ڈوبنے والا تھا اور یہاں اندھیرا ہو گیا تھا۔ اس نے چلا کر جی کو آواز دی۔ "جی تم کہاں ہو؟"

جواب میں اسے کراہتا آواز سنائی دی۔ آواز اوپر سے آئی تھی۔ وہ لوہے کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھنے لگا ساتھ ہی وہ بار بار جی کو آواز دے رہا تھا۔ جی بھی اسے نکار رہا تھا اور اسے پتا چل رہا تھا کہ وہ کہاں ہو سکتا ہے۔ جی کو علم نہیں ہوا کہ اس کے اوپر جاتے ہی ایک طرف تاریکی سے باری نمودار ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں جی کا موبائل تھا وہ اس سے ٹائن ون ون کے آپریٹر کو کال کر رہا تھا۔ کال کرنے کے اس نے موبائل زمین پر پھینکا اور باہر نکل گیا۔ دوسری طرف جی پاگلوں کی طرح سیر حیاں چڑھ رہا تھا، یہاں فلوور کی اونچائی بہت زیادہ تھی اور تیسرے فلور تک آتے آتے اس کی حالت بری ہو گئی تھی۔ جی کی آواز اب مدہم اور کرناک ہوتی جا رہی تھی۔ بالآخر جی ایک ہال میں داخل ہوا جہاں شفاف پلاٹیک کے پردے لگے رہے تھے اور جی ان کے پیچھے فرش پر پڑا ہوا پڑا تھا۔ وہ سر سے پاؤں تک خون میں نہایا ہوا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ باری نے اس پر بے پناہ تشدد کیا ہو۔

"جی میرے بھائی۔" جی نے اس پر جھپٹتے ہوئے

کے درمیان وہ کوئی ایسی چیز کیسے تلاش کرتا جو باری کے خلاف ثبوت کے طور پر استعمال ہوتی۔ وہ ایک طرف بڑھا تھا کہ اس کا پاؤں فرش کے تختے پر گیا۔ تختے آگے سے ذرا اٹھ گیا جیسے فرش میں جڑا نہ ہو۔ جی نے جھک کر اس میں اپنی کار کی چابی پھنسائی اور اسے اٹھا لیا۔ نیچے خلا تھا۔ اس خلا میں چڑے کا چھوٹا سا بیگ تھا۔

جی نے اسے نکالا تو اس میں تیز دھار آلات رکھے ہوئے تھے، ان میں چاقو بھی تھے اور ریزر جیسی دھار والے اسٹرے بھی۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا جرمی بیگ تھا اور اس میں دو عدد ہتھوڑیاں، لوہے کی چھوٹی راڈز اور ہاتھ میں پھیننے والے آہنی گولس تھے جس کی مدد سے دوسروں کا چہرہ بگاڑا جاسکتا تھا۔ جی کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ بالآخر وہ باری کے خلاف کچھ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ یہ یقیناً اس کے وہ اوزار تھے جن سے وہ دوسروں پر تشدد کرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ان اوزاروں کو کتنا ہی صاف کیوں نہ کیا گیا ہو ان پر خون کے آثار چھید سانسس طریقے سے معلوم کیے جاسکتے تھے۔ سب سے آخر میں ایک شا پر تھا۔ جی نے اسے نکالا تو اس میں مختلف افراد کے ڈرائیونگ لائسنس، کریڈٹ کارڈز اور دوسرے شناختی کاغذات تھے۔ جی انہیں جانتا تھا ان میں سے اکثر وہ لوگ تھے جو مارے گئے تھے یا غائب ہو گئے تھے۔ ان چیزوں کی یہاں موجودگی واضح کر رہی تھی کہ ان کا قاتل باری ہی تھا۔ اچانک ہی موبائل کی بیل بجی تو وہ اچھل پڑا اس نے جلدی سے کال ریسیو کی۔ دوسری طرف جی تھا۔

"وہ پرانی اسٹیل مل کے پاس ایک شا پنگ اسٹور میں کیا ہے۔"

"تم کہاں ہو؟" جی نے پوچھا۔

"میں مل کی پارکنگ میں ہوں۔" جی نے کہا۔

"جی بے چین ہو رہا تھا۔" کیا وہ ابھی تک اندر ہے؟

"نہیں وہ باہر آ رہا ہے۔ مگر وہ اپنی گاڑی کی طرف نہیں جا رہا ہے۔ وہ مل کی طرف جا رہا ہے۔"

"مل میں اسے کیا کام ہو سکتا ہے؟"

"پتا نہیں وہ اسٹور سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں کچھ تھا۔"

"کیا تھا؟"

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔۔۔ مجھے لگا اس کے ہاتھ میں کوئی اوزار ہے۔"

"اوزار۔" جی جلدی سے بولا۔ "جی وہاں سے فوراً

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ تمامہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

- ☆ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو م ایبل لنک
- ☆ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو
- ☆ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ☆ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ☆ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریج
- ☆ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ☆ ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- ☆ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
- ☆ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ☆ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ☆ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ☆ سپریم کوالٹی، ہارل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ☆ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل ریج
- ☆ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسج کمانے کے لئے شریک نہیں کیا جاتا

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➔ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➔ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

دہرائے وہ تشویش زدہ ہو گیا تھا۔ ”کیا مطلب... باری تم کیا کہنا چاہ رہے ہو۔“
”تم جانتے ہو میرے ساتھ کیا ہوا تھا اور میں نے کیا محسوس کیا تھا؟“
”میں جانتا ہوں۔“ سچ کی آواز کانپ رہی تھی۔
”اب تم وہی درد محسوس کرو گے جو میں نے کیا تھا۔“
”بارنی تم کہاں ہو؟“ سچ چلا یا مگر باری کال کاٹ چکا تھا۔ سچ نے کریڈل پر ہاتھ مارا اور چلا یا۔ ”بارنی میری بات سنو... پلیز... باری۔“
شور من کرنگران آفیسر اندر آ گیا۔ سچ دروازے کی طرف بڑھا۔ ”مجھے جانے دو، وہ میرے گھر پہنچ گیا ہے۔“
”یکو اس مت کرو۔“ نگران نے اس کا ہاتھ مروڑ کر اسے دیوار سے ٹکایا اور اس کی کمر پر ضرب لگائی۔ مگر سچ پر وحشت طاری ہو رہی تھی۔ اس نے اچانک سر پوری قوت سے پیچھے ہٹا۔ وہ آفیسر کی ناک پر لگا۔ اسے یقیناً تارے نظر آ گئے تھے۔ سچ نے دوسری بار اس کے منہ سے سرگرمیاں تو وہ کراہ کر نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ سچ نے اس کی جیب سے چابیاں نکالیں اور پھر بیلٹ سے اس کا پستول نکال کر باہر آیا۔ وہ اس جگہ سے اچھی طرح واقف تھا اس لیے سامنے سے نکلنے کے بجائے وہ ہاتھ مروڑا لے جسے میں آیا اور ایک روشن دان کا شیشہ کھول کر باہر نکل آیا۔ پارکنگ میں پہنچ کر اس نے چابوں سے مشینک ریوٹ کاٹن دبایا تو ایک طرف کھڑی کار نے آواز نکالی۔ سچ اس کی طرف بڑھا تھا کہ سامنے سے دو پولیس والے نمودار ہوئے۔ وہ اس کی طرف آ رہے تھے۔ سچ کا دل رک گیا۔ اسے لگا کہ وہ پکڑا جائے گا مگر وہ دونوں اس کے پاس سے گزر گئے۔ وہ تیزی سے کار نکال آیا اور اس کا دروازہ کھول کر اندر کھس گیا۔ اب باہر تلے کا مرحلہ تھا۔ جب تک گیٹ کبیر مطمئن نہیں ہوتا وہ گیٹ کبیر کھولے گا۔ وہ کار اسٹارٹ کر کے گیٹ تک لایا۔ گیٹ کبیر نے جھانک کر دیکھا اور پھر اس نے کہا۔
”مگڈائٹ مسٹر کولسٹر۔“

سچ نے اطمینان کا سانس لیا۔ ”گڈ نائٹ۔“ اس نے آواز دیکھتے ہی گاڑی باہر نکال کر لے گیا۔ عین اسی وقت شیلہ پوچھ چھو والے کمرے کے سامنے پہنچی تو نگران ہوشیار آ رہا تھا اسے زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی۔ شیلہ نے اس کے پرانی ڈالا تو وہ مکمل طور پر ہوش میں آ گیا۔ اس نے بتایا کہ سچ کو کسی کی کال آئی تھی اور پھر وہ جیسے پاگل ہو گیا۔ اسے کرنے کی کوشش کی تو اس نے اچانک اس پر حملہ کر دیا۔

قطع یقین نہیں آیا۔ اس نے اپنا ٹیپ فائل میں رکھا۔ پولیس کو تھوڑی لمبی ہے جس پر تمہاری انگلیوں کے نشانات ہیں۔ اسی سے جی پر تشدد ہوا ہے۔“
”کیونکہ وہ میری ہے اور میرے گیارہ سے چراہی گئی ہے۔“
”کس نے؟“
”بارنی نے۔“

”تم نے رپورٹ نہیں کی۔“ شیلہ نے پوچھا تو سچ کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ شیلہ کھڑی ہو گئی۔ ”مجھے افسوس ہے سچ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔“
”پلیز میرا یقین کرو باری ہی اصل شخص ہے تم اسے نظر انداز کر کے اسے موقع دے رہی ہو کہ وہ مزید لوگوں کو قتل کرے۔ اس نے چالاک سے کام لیا اور میرے بھائی کو میری ہی تھوڑی سے مارا۔ اس نے دستانے پہن رکھے ہوں گے اس لیے انھیں کے نشان میرے ہیں۔“
شیلہ کمرے سے نکل گئی اور سچ سرگرم کر بیٹھ گیا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ باری اس قدر چالاک ثابت ہوگا۔ جتنا نہیں جی سے غلطی ہوئی تھی یا اس نے خود بھانپ لیا تھا کہ اس کا تعاقب ہو رہا ہے۔ وہ جان بوجھ کر جی کو پرانی اسٹیل مل کی طرف لے گیا اور پھر اسے دھوکے سے شکار کر لیا۔ جی کی حالت کا سوچ کر سچ کا دل ڈوب رہا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ شاید اسے اپنے بھائی سے محبت نہیں ہے مگر اب اس کا دل تڑپ رہا تھا۔ جی کا بچنا ضروری تھا صرف اس لیے نہیں کہ وہ اس کا بھائی تھا بلکہ اس لیے بھی کہ وہی اس کی بے گناہی کی گواہی دے سکتا تھا۔ وہ اس کی وجہ سے اس حال کو پہنچا تھا۔ نہ جانے کتنی دیر وہ اسی طرح سر جھکائے بیٹھا رہا۔ اچانک نگران آفیسر نے کمرے میں جھانکا اور کہا۔ ”تمہاری کال آئی ہے۔ ریسیو کرو۔“

کمرے میں ایک طرف دیوار پر فون نصب تھا۔ سچ نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو دوسری طرف سے آواز آئی۔ ”سچ۔“

سچ نے بے یقینی سے کہا۔ ”بارنی یہ تم ہو؟“
”ہاں میں ہوں۔“ اس نے کہا۔
سچ کا غصے سے برا حال ہو گیا۔ ”تم نے جی کو مارا... کیوں؟“
”کیونکہ تم لوگ میرے پیچھے پڑ گئے ہو اور اب مجھے حرکت میں آنا ہے۔“
”حرکت میں آنا ہے۔“ سچ نے اس کے الفاظ

